

امام حسین علیہ السلام اور امام زمانہ (عج) کے اصحاب کی خصوصیات

<?xml encoding="UTF-8">

تمہید :

کسی بھی رہبر یا قائد کو اپنے مشن میں کامیابی اس وقت ملتی ہے جب اس کے پاس مخلص اور وفادار افراد ہوں۔ تاریخ میں بھی یہ حقیقت موجود ہے کہ اب تک جو بھی اسلامی تحریکیں رونما ہوئیں اور ان میں کامیابی ملی ہے اس کا راز یہی ہے کہ اس تحریک کے قائدین کے پاس مخلص اور وفادار ساتھی موجود تھے۔ کربلا کے عظیم اور دلخراش واقعہ میں بھی امام حسینؑ کے پاس نہایت ہی وفادار اصحاب تھے کہ جنکی قربانی کے سبب آپؑ کو کامیابی ملی۔ اسی اہمیت کے پیش نظر ہم آنے والی سطور میں امام حسینؑ اور امام زمانہ عج کے اصحاب کی خصوصیات کے بارے میں بحث کریں گے۔ چونکہ اہلبیتؑ کے پیروکار ہونے کے ناطے، یہ خصوصیات ہم میں ضرور ہونا چاہیے۔ لہذا یہ مقالہ معاشرے کے جوانوں کی تربیت اور ان کو امام زمانہ عج کے صحیح پیروکاروں میں سے قرار دینے کے لئے کافی حد تک معاون ثابت ہوگا۔ البتہ اس شرط کے ساتھ کہ پڑھنے والا یہ کوشش کرے کہ ان خصوصیات کو اپنے اندر پیدا کرے۔ اگرچہ اس مختصر مقالہ میں ان دونوں اماموںؑ کے اصحاب کی تمام خصوصیات کو بیان کرنا ممکن نہیں ہے لیکن ہم صرف ایسی خصوصیات کی طرف اشارہ کریں گے جو دوسری بعض خصوصیات کی بہ نسبت اہمیت کی حامل ہیں اور دونوں اماموںؑ کے اصحاب میں مشترک ہیں۔

۱۔ شناخت :

وہ خصوصیت جو کہ ہر امامؑ کے پیروکاروں میں ہونا ضروری ہے یہ کہ انسان اپنے امامؑ سے متعلق معرفت اور شناخت پیدا کریں۔ جب تک معرفت نہ ہو اس کا ایمان تکمیل نہیں ہو سکتا۔ امام باقرؑ فرماتے ہیں: خدا کا بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک خدا، اس کے رسول، تمام ائمہؑ اور اپنے زمانے کے امامؑ کو نہ پہچانے اور اپنی (زندگی کے) امور میں اپنے زمانے کے امامؑ کی طرف رجوع نہ کرے اور اس کے تسلیم نہ ہو جائے۔ اور اس کے بعد فرمایا: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی آخری امامؑ کو جو کہ اس کے زمانے کا امامؑ ہے؛ اس کو پہچانے اور پہلے امامؑ کو نہ پہچانے۔ (1)

اس حدیث سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ ایمان کی تکمیل میں تمام ائمہ معصومینؑ کی شناخت شرط ہے۔ اسی لئے ہر امامؑ کا اس سے پہلے والے امامؑ نے صریحاً تعارف کروایا ہے لہذا ہر مؤمن کے لئے ضروری ہے کہ تمام ائمہؑ کو پہچانے۔ یہی معرفت تھی کہ جس کی بناء پر امام حسینؑ کے اصحاب نے آپؑ پر دیوانہ وار قربانی دینے سے دریغ نہیں کیا۔ امام حسینؑ کے اصحاب آپؑ کے بارے میں مکمل آشنائی رکھتے تھے اور اس بارے میں معمولی سا بھی شک اور تردید نہ تھی۔ یہ معرفت ہوا و ہوس کی وجہ سے نہیں بلکہ دل سے امامؑ کے بارے میں شناخت رکھتے تھے۔ اسی کی بناء پر حضرت امام حسینؑ کے اصحاب نے آپؑ کے حضور جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ اور اس قربانی کو اپنے لئے شرافت قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں: تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں کہ جس نے ہمیں یہ شرف عنایت کیا کہ ہم آپؑ کے ساتھ شہادت کے مقام پر فائز ہوں اور اگر دنیا باقی رہے اور ہم اسمیں زندہ

رہیں تو آپؐ کے ساتھ قیام کرنے کو دنیا میں رہنے پر ترجیح دینگے۔ (2)

امام حسینؑ کے ایک صحابی بنام بریر آپؐ سے مخاطب ہوتے ہوئے یوں کہتے ہیں: اے فرزند رسول خدا خدا تعالیٰ نے آپؐ کے ذریعے ہم پر یہ احسان کیا کہ ہم آپؐ کے ساتھ ملکر آپؐ کے دشمنوں سے جہاد کریں اور آپؐ کی راہ میں اپنے بدن کے اعضاء کو ٹکڑے ٹکڑے کریں پھر قیامت میں آپؐ کے نانا ہمارے شفیع قرار پائیں۔ (3)

امام حسینؑ کے اصحاب کی خصوصیات بیان کرنے کے لئے یہ کافی ہے کہ آپؐ کا وہ مبارک کلام نقل کیا جائے کہ جس میں آپؐ اپنے اہلبیتؑ اور اصحاب کی تعریف میں فرماتے ہیں: میں نے کسی کے اصحاب کو اپنے اصحاب سے بہتر اور با وفا نہیں پایا اور کوئی بھی رشتہ دار میرے رشتہ داروں سے نیک اور حقیقت سے نزدیکتر نہیں۔ خدا آپؐ لوگوں کو مجھ سے جزائے خیر عنایت کرے۔ (4)

امام زمانہ عج کے اصحاب بھی اسی معرفت کے پیش نظر ان کے منتظر ہیں اور جب ان کا ظہور ہوگا تو حقیقی معرفت رکھنے والے اصحاب بھی آپؐ کے ساتھ دنیا کو عدل اور انصاف سے پر کرنے کے لئے تلاش کریں گے۔ اسی لئے ائمہ معصومینؑ نے معرفت کے بعد انتظار کو افضل ترین عبادت قرار دیا ہے۔ اسی سلسلے میں امام کاظمؑ فرماتے ہیں: افضل ترین عبادت معرفت کے بعد امام زمانہ عج کا انتظار ہے۔ (5) پس وہ انتظار جو معرفت کے ساتھ ہو آدمی کو امام زمانہ عج کے ظہور کے لئے آمادہ کرتا ہے۔ اگر امام زمانہ عج سے متعلق ہماری معرفت معمولی اور محدود ہو تو آپؐ کے ظہور کے موقع پر ہمارا برتاؤ امامؑ کے ساتھ شاید امام علیؑ کے زمانے میں کوفہ والوں کی حالت سے کم نہ ہو!

امام صادقؑ فرماتے ہیں: جب قائم (عج) قیام کرے گا تو انکی ولایت سے وہ لوگ نکل جائیں گے جو ہمیشہ یہ لگتا تھا کہ یہ لوگ ان کے چاہنے والوں میں سے ہیں۔ (6) یعنی یہ لوگ ظاہراً اعتقاد رکھتے تھے لیکن ان کا یہ اعتقاد اور امامؑ کی معرفت معمولی تھی حقیقی معنی میں یہ لوگ آشنائی نہیں رکھتے تھے۔ لہذا امام صادقؑ نے یہ سفارش کی ہے کہ غیبت کے دوران منتظرین کا وظیفہ یہ ہے کہ صحیح معنوں میں امامؑ کی معرفت حاصل کریں اور خدا سے ان کی معرفت کے حصول کے لئے دعا مانگا کریں۔ چونکہ ان کی معرفت کے بغیر انسان دین سے خارج ہو جاتا ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ امام زمانہ عج کی معرفت کے حصول کے لئے اس طرح دعا کرے: (7)

«اللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسَكَ فَإِنَّكَ إِن لَّمْ تَعْرِفْنِي رَسُولَكَ، اللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي رَسُولَكَ فَإِنَّكَ إِن لَّمْ تَعْرِفْنِي

رَسُولَكَ لَمْ أَعْرِفْ حُجَّتَكَ، اللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي حُجَّتَكَ فَإِنَّكَ إِن لَّمْ تَعْرِفْنِي حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِينِي» اسی معرفت کے پیش نظر امام صادقؑ نے ایک حدیث میں امام زمانہ عج کے اصحاب کی بہت ساری خصوصیات بیان فرمائی ہیں، ہم اس روایت کے ترجمہ کو بطور اختصار بیان کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: آپؑ کے اصحاب ایسے لوگ ہیں کہ جن کے دل لوہے کے ٹکڑوں کی مانند ہیں ان میں خدا پر ایمان کے بارے میں کوئی شک داخل نہیں ہوا ہے اور ایمان کی راہ میں ان کے دل پتھر سے بھی محکم تر ہیں۔ اگر ان کو مجبور کیا جائے کہ کسی پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹا دیں تو وہ ہٹا دیں گے۔ ان کے سپاہی کسی بھی شہر کا ارادہ نہیں کرتے مگر یہ کہ اس کو خراب کر کے رکھ دیتے ہیں۔ (8)

اسی روایت میں امام صادقؑ فرماتے ہیں: طالقان میں ایسے لوگ آئیں گے جو حقیقی طور پر خدا کی معرفت رکھنے والے ہوں گے اور یہی لوگ آخری امام (عج) کے انصار میں سے ہوں گے۔ یہ لوگ امامؑ کی اطاعت میں ایک کنیز کی اپنے مولا کی اطاعت کرنے سے زیادہ مطیع ہیں۔ اور جنگوں میں آپؐ کو اپنے درمیان میں رکھ کر اپنی جانوں کے ذریعے ان سے دفاع کرتے ہیں اور کوئی بھی کام ہو تو ان کے لئے انجام دیتے ہیں۔ (9)

آپؐ کے بقول امام زمانہؑ کے اصحاب ایسے ہیں جو شہادت کی تمنا اور اس کا عزم رکھتے ہیں اور آرزو کرتے ہیں

کہ خدا کی راہ میں مرجائیں۔ ان کے درمیان میں ایسے لوگ بھی ہے جو رات کو نہیں سوتے ہیں ان کی عبادت کے حالت میں گھنگنانا شہد کی مکھی کے گھنگنانے کی مانند ہے۔ پوری رات عبادت میں مصروف ، اور دن کو سواری کی حالت میں دشمنوں پر حملہ کرتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے بدن کو امام کے گھوڑے کی زین سے مس کرتے ہیں اور برکت طلب کرتے ہیں۔ خداوند متعال آپ کے اصحاب کے ذریعے امام حق کی مدد کرتا ہے اور ان کو کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے۔ اور یہ لوگ روشن شمع کی مانند ہیں اور ان کے دل فانوس جیسے ہیں اور خدا کے خوف سے خوشحال ہیں۔ (10)

پس امام حسینؑ اور امام زمانہ عج کے اصحاب کی مہمترین خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ امام کے اصحاب آپ کے متعلق مکمل آشنائی رکھتے ہیں۔ یہی معرفت بہت سارے دیگر اوصاف اور خصوصیات کے لئے سرچشمہ ہے یعنی معرفت کے بغیر ان صفات کو اپنے اندر پیدا نہیں کرسکتے ہیں اور یہ مذکورہ صفات جو امام صادق کی حدیث میں بیان ہوئی ہیں، سب اسی معرفت کی بناء پر حاصل ہوتی ہیں۔

2. محبت :

ائمہ معصومینؑ خصوصاً امام حسینؑ اور امام زمانہ عج کے صحیح پیروکاروں کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے امام کے ساتھ دل سے محبت کرتے ہیں۔ اور حقیقی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ محب ہمیشہ کوشش کرتا ہے کہ اپنے محبوب کو راضی رکھے اور کسی نہ کسی طرح سے اپنی محبت کا اس کے سامنے اظہار کرتا رہتا ہے۔ جب عاشور کی رات امام حسینؑ نے اپنے اصحاب کو جمع کیا اور ان سے فرمایا : میں تم سب کو اجازت دیتا ہوں کہ سب کے سب چلے جائیں اور اپنے آپ کو اس معرکہ سے نجات دیں۔ تو اس موقع پر آپ کے باوفا اصحاب نے جس طرح سے اپنی محبت کا اظہار کیا ہے وہ رہتی دنیا تک کے لئے نمونہ ہیں۔ انہیں اصحاب میں سے مسلم بن عوسجہ (رہ) اور زبیر بن قین (رہ) ہیں کہ انہوں نے کہا : خدا کی قسم اگر ستر بار بلکہ ہزار بار بھی آپ کی راہ میں مرنے کے لئے تیار ہیں لیکن آپ سے جدا نہیں ہونگے۔ (11) یعنی جب دل سے امام کے ساتھ محبت ہو تو دنیا کے مال و زر بھی اس کے سامنے رکھا جائے تب بھی اس کے عقیدہ پر فرق نہیں پڑے گا۔ حضرت ابوالفضل العباسؑ اپنی محبت کو امام حسینؑ سے مخاطب ہوتے ہوئے یوں اظہار فرماتے ہیں: اے حسینؑ! خدا کی قسم کوئی بھی اس روئے زمین پر چاہے میرا رشتہ دار ہو یا غیر رشتہ دار، میرے لئے آپ سے زیادہ عزیز اور محبوب نہیں ہے۔ (12)

بالکل اسی طرح امام زمانہ عج کے چاہنے والے بھی آپ کی فراق میں ہر جمعہ کو دعائے ندبہ کے ان کلمات کے ذریعے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں: یہمجھپر گراں ہے کہ مخلوق کو دیکھوں اور آپ کو نہ دیکھ پاؤں۔ اور نہ آپ کی آہٹ سنوں اور نہ سرگوشی، - مجھے رنج ہے کہ آپ تنہا سختی میں پڑے ہیں اور میں آپ کے ساتھ نہ ہوں۔ اور نہ میری آہ و زاری آپ تک پہنچ پاتی ہے اور نہ میری شکایت۔ (13)

امام کاظمؑ بھی ان لوگوں کو جو امام زمانہ عج کی محبت میں ثابت قدم ہیں یہ خوشخبری دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایسے افراد بہشت میں ائمہ معصومین کا ہم درجہ قرار پائیں گے۔ آپ نے فرمایا: ہمارے ان شیعوں کی یہ خوش نصیبی ہے کہ جو لوگ قائم عج کی غیبت میں ہمارے رشتہ ولایت سے متمسک ہیں اور ہماری دوستی پر ثابت قدم ہیں اور ہمارے دشمنوں سے اظہار بیزاری کرتے ہیں۔ یہ لوگ ہم سے ہیں اور ہم ان سے۔ بے شک انہوں نے ہمیں امامت کے لئے پسند کیا اور ہم نے ان کے شیعہ ہونے کو پسند کیا۔ ان کی یہ خوش نصیبی ہے

خدا کی قسم یہ لوگ قیامت کے دن ہمارے ہم درجہ ہونگے۔ (14)

3. ولایت محوری :

امام حسینؑ اور امام زمانہ عج کے چاہنے والے اصحاب کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ کسی بھی امر میں اپنے مولا کے فرمان کی مخالفت نہیں کرتے ہیں ہمیشہ اپنے قائد کی اقتداء اور اس کا دفاع کرتے ہیں۔ کربلا کے عظیم واقعہ میں ولایت محوری کے مصداق زیادہ دیکھنے کو ملتے ہیں کسی بھی صحابی نے سخت سے سخت مرحلے میں مولا کے ساتھ کئے ہوئے اپنے عہد کو نہیں توڑا اور میدان میں ڈٹے رہے۔ جب امام حسینؑ اصحاب اور انصار کے ساتھ نماز ظہر بجا لارہے تھے تو عمرو بن قرظہ امامؑ کے سامنے کھڑا ہوا اور اپنے آپ کو سامنے کی طرف سے آنے والی شمشیر اور تیروں کے مقابلے میں سپر قرار دیا تاکہ امامؑ کو صدمہ نہ پہنچے اور جب اس کا بدن زخموں سے چور چور ہوا تو زمین پر گرا پھر امامؑ کی طرف رخ کر کے کہا: اے فرزند پیغمبر! آیا میں نے آپؑ کے ساتھ وفا کی ہے؟ امامؑ نے فرمایا: ہاں! تم مجھ سے پہلے بہشت میں جاؤ گے پیامبر خدا کو میرا سلام کہنا۔ (15) اور اسی طرح جب حبیب بن مظاہر مسلم بن عوسجہ کے آخری لمحات میں ان کے پاس آئے اور ان کو بہشت کی بشارت دی تو مسلم نے ان کو یہ وصیت کرتے ہوئے تاکید کی کہ خدا کی راہ میں شہادت پانے تک امامؑ سے ہاتھ نہیں اٹھانا۔ (16)

امام زمانہ عج کے سپاہی بھی ہمیشہ ان کے فرمانبردار اور ہمیشہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ اپنے مولا کی خوشنودی حاصل کریں۔ آپؑ کے اصحاب آپؑ کے عاشق ہیں اسی لئے پیغمبرگرامی اسلام فرماتے ہیں: امام زمانہ عج کے اصحاب کی پوری کوشش یہ ہوتی ہے کہ اپنے مولا کی اطاعت کریں (17) ان کے امامؑ کے ساتھ دل سے عشقاور محبت کی حد یہ ہے کہ یہ لوگ آپؑ کی اطاعت میں آپؑ کے اردگرد ایسے گھومتے ہیں جیسے پروانہ شمع کے اردگرد گھومتے ہیں۔ جیسا کہ امام صادقؑ کی روایت میں بیان ہوا کہ آپؑ کے اصحاب اپنے اپنے بدن کو آپؑ کے گھوڑے کی زین سے مس کرتے ہیں اور برکت طلب کرتے ہیں۔ اور جنگوں میں امامؑ کو اپنے درمیان رکھ کر اپنی جانوں کے ذریعے ان کا دفاع کرتے ہیں اور کوئی بھی کام ہو تو ان کے لئے انجام دیتے ہیں۔ (18)

۴. بصیرت

سیدالشہداء حضرت اباعبداللہ الحسینؑ اور مہدی موعود (عج) کے باوفا اصحاب کی فکری خصوصیات میں سے ایک ان کی باریک بینی اور روشن عقلی ہے۔ اہل معارف ایسے افراد کو (اہل البصائر) سے تعبیر کرتے ہیں۔ یعنی وہ لوگ حق اور باطل کی بہ نسبت اور اسی طرح خدا کی حجت اور دوست، دشمن کے پروگرام اور ان کے راستوں کی بارے میں بیدار دل، روشن خیالی اور گہری شناخت رکھنے والے ہیں۔ وہ لوگ بصیرت رکھتے ہیں اسی لئے ہر قدم کو ہوشیاری کے ساتھ اٹھاتے ہیں۔ وہ اصحاب جو امام حسینؑ کے ساتھ کربلا میں موجود تھے اور آخری لحظہ تک ان سے دفاع کرتے رہے سب کے سب اس راہ میں آزادانہ قدم بڑھاتے رہے یہ لوگ جانتے تھے کہ اس جنگ کی انتہامیں صرف مرنے کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں ملے گی۔ کیونکہ امامؑ نے مدینہ سے لیکر کربلا تک مختلف تقاریر اور گفتگو کے ذریعے اس جنگ کے سرانجام سے ان کو آگاہ کردیاتھا۔ یہاں تک کی جیسا کہ پہلے بھی بیان ہوا عاشور کی رات آپؑ نے اصحاب سے بیعت بھی اٹھا کر ان پر حجت تمام کی تاکہ یہ لوگ بصیرت اور

صحیح شناخت کے ساتھ اپنی راہ کو انتخاب کریں۔ (19)

امام حسینؑ کے اصحاب کی جنگ کسی تعصب یا کسی کے ورغلانے کی وجہ سے یا کسی دنیوی لالچ کے لئے نہیں تھی اور نہ طرف مقابل پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے تھی بلکہ خالص خدا کے لئے اور اپنے مولا کی باتوں پر اعتقاد رکھتے ہوئے حق سے دفاع کے لئے تھی۔ ان کا یہ عقیدہ اور بصیرت تاریخ میں لکھے گئے ان کے رجز اور تقاریر سے صاف واضح ہوتی ہے۔ انہیں اصحاب میں سے ایک علمدار کربلا حضرت ابوالفضل العباسؑ کی ذات ہے کہ ان کی بصیرت کے بارے میں امام صادقؑ فرماتے ہیں: ہمارے چچا عباس ایک عقل مند اور گہری سوچ رکھنے والے انسان ہیں اور ایک ایسے ایمان سے آراستہ ہیں جو آگاہانہ، عمیق اور محکم ہے۔ امام حسینؑ کے ساتھ شجاعانہ انداز میں جنگ لڑی اور زندگی کے سخت امتحان بہت ساری مصیبتوں اور مشکلات کو برداشت کرکے سرخرو اور سربلند ہوئے اور بہادرانہ انداز میں لڑتے ہوئے خدا کی راہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ (20)

اسی طرح حضرت عباسؑ کے ایک زیارت نامہ میں ہم پڑھتے ہیں؛ (21)

« وَ أَنتَ مَضِيتَ عَلَيَّ بِصِيرَةٍ مِّنْ أَمْرِكَ مُقْتَدِيًّا بِالصَّالِحِينَ وَمُتَّبِعًا لِلنَّبِيِّينَ... » میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ بصیرت کے راستے پر چلے اور آپؑ نے صالحین کی اقتداء اور انبیاء کی پیروی کی ہے۔ پس بصیرت والے افراد وہ لوگ ہیں جو ایسے لوگوں کے مقابلے میں ڈٹ جاتے ہیں جو گوردل اور دنیا طلب ہیں اور فریب کار، شیطانی صفت رکھنے والے افراد کے بہکاوے میں آکر حق کا مقابلہ کرتے ہیں۔

امام زمانہ عج کے اصحاب میں بھی یہ صفت نمایاں ہونی چاہیے آپؑ کے اصحاب میں بھی ایسے لوگ ہیں جو محکم عقیدے کے ساتھ آپؑ کی مدد کو تیار ہوتے ہیں۔ آپؑ کی غیبت ان کے لئے ظہور جیسی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ یہ لوگ اپنے دل کی بینائی کے ذریعے آپؑ کا نظارہ کرتے ہیں۔ امام سجادؑ آپؑ کے اصحاب کی تعریف میں فرماتے ہیں: خداوند متعال نے ان کو ایسی عقل وفہم اور شناخت سے نوازا ہے کہ غیبت ان کے لئے حضور جیسی لگ رہی ہے۔ (22) پس امام زمانہ عج کے حقیقی پیروکاروں کے لئے ان کا اس دنیا میں حاضر رہنے اور نہ رہنے میں فرق نہیں ہے بلکہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ امام ہمیشہ حاضر ہیں اور ہمارے اعمال کا نظارہ کرتے ہیں۔ یہ ہماری آنکھیں ہے کہ جس پر خدا نے پردا ڈالا ہے اس لئے ہمارے اور ان کے درمیان فاصلہ واقع ہوا ہے۔ اسی لئے شاعر اہلبیت مولانا مرزا صابری صاحب نے کیا خوب کہا :

کون کہتا ہے امام انس و جان پردے میں ہے

آنکھ پر پردا پڑا ہے وہ کہاں پردے میں ہیں

نتیجہ :

اگرچہ ان دونوں اماموں کے اصحاب کی خصوصیات اتنی ہیں کہ ایک مختصر مقالہ میں ان سب کو بیان کرنا ممکن نہیں ہے ؛ لہذا ہم نے کوشش یہ کی ہے کہ کچھ ایسی صفات کو یہاں بیان کریں جو دوسری بہت ساری صفات کا مظہر ہو۔ ان صفات کو بیان کرنے کے بعد ہم اس مطلب تک پہنچے کہ اگر ہم اپنے لئے ان دونوں امام معصوم خاص طور پر امام زمانہ عج اللہ فرجہ الشریف کے اعوان اور انصار میں سے قرار پانے کی تمنا رکھتے ہیں تو ضروری ہے کہ ان صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اسی لئے حکیم الامت شاعر مشرق علامہ

اقبال(رہ) نے عمل سے متعلق کیا خوب کہا ہے :

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری

.....

منابع :

- (1) کلینی، محمد بن یعقوب، الکافی، ج/1، ص/180۔
- (2) المقرم، السيد عبدالرزاق الموسوی ، مقتل الحسين عليه السلام، ص/67۔
- (3) ايضاً، ص/200
- (4) شيخ مفيد، الإرشاد في معرفة حجج الله على العباد، ج/2، ص/91
- (5) حرانی، ابو محمد، حسن بن علی بن حسين بن شعبه، تحف العقول، ص/403۔
- (6) - الكوراني العاملي، الشيخ علي، معجم أحاديث إمام المهدي (ع) ، ج/3، ص/501۔
- (7) - کلینی، محمد بن یعقوب، الکافی، ج/1، ص/337
- (8) مجلسی، محمد باقر، بحار الأنوار الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار، ج/52، ص/308 والاصفهاني، ميرزا محمد تقی، مکیالار مکارم، ج/1، ص/66 و النمازي الشاهرودي، الشيخ علي، مستدرک سفينة البحار، ج/6، ص/190
- (9) - فيروز آبادی ، سيد مرتضى، فضائل الخمسة من الصحاح الستة، ج/3، ص/342 و محدث اربلي، كشف الغمة في معرفة الأئمة، ج/2، ص/478۔
- (10) - مزيد تفصيل کے لئے ر۔ ک رحيم کارگر، مہدویت (دوران ظہور) ص ۴۶۔۴۳ اور رضوانی، علی اصغر، موعود شناسی، ص 599۔
- (11) - محدث قمی، شيخ عباس، نفس المہموم (در کربلا چہ گذشت) ترجمہ: آية الله شيخ محمد باقر کمرہ ای ، 282، 283
- (12) - مجلسی، محمد باقر، بحار الأنوار الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار، ج/45، ص/29
- (13) - محدث قمی، شيخ عباس، مفاتيح الجنان وباقيات الصالحات (اردو)، ترجمہ: ہیئت علمی مؤسسة امام المنتظر (عج)، ص/978۔

(14) شيخ صدوق، كمال الدين وتمام النعمة، ج/2، ص/361، ومحدث اربلى، كشف الغمة في معرفة الائمة، ج/2، ص/524، وشيخ طبرسى، إعلام الورى باعلامالهدى، ص/433.

(15) المقرم، السيد عبدالرزاق الموسوى ، مقتل الحسين عليه السلام، ص/۲۵۸.

(16) عاملى ، سيد محسن امين، لواعج الاشجان فى مقتل الحسين (اشك و ماتم در سوگ سبط خاتم) ترجمه: عباس جلالى، ص/233

(17) مجلسى، محمدباقر، بحارالانوارالجامعة لدررأخبارالائمةالاطهار، ج/52، ص/308.

(18) - ياران امام حسين (ع) الكوى ياران امام مهدى (ع) كے عنوان سے ايك مقالہ سے اقتباس

(19) السماوى، محمدبن الشيخ طاہر، ابصارالعين فى انصارالحسين، ص/26، ناشر: مكتبة بصيرتيقم ، بيتا، بينا.

(21) ابن قولويه ، كامل الزيارات، ص/257.

(22) - شيخ صدوق، ابو جعفر محمد بن على، كمال الدين، ج/1، ص/329 و طبرسى، ابو منصور، احمد بن على بن ابطال، الإحتجاج، ج/2، ص/317 و طبرسى ، فضل بن حسن، إعلام الورى، ص/408.